فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۱۴

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

مَنۡ یُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَیۡرًا یُّفَقِّهۡهُ فِی الدِّیۡنِ (الحدیث)

اَلۡعَطَایَا النَّبَوِیَّة فِی الۡفَتَاوٰی الرِّضْوِیَّةِ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

جلد چہار دہم (۱۴)

تحقیقات نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان

فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ــــــــــ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ــــــــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور (۸)، پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون: ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب __________ فتاوی رضویہ جلد چہار دہم
تصنیف __________ شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
ترجمہ عربی عبارات __________ حضرت علامہ مفتی محمد خاں قادری، لاہور
پیش لفظ __________ حافظ عبد الستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
ترتیبِ فہرست __________ حافظ عبد الستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
مقدمہ __________ حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری
تخریج و تصحیح __________ مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرم اللہ بٹ
باہتمام و سرپرستی __________ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ناظم اعلٰی تنظیم المدارس اہلسنّت، پاکستان
کتابت __________ محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)
پیسٹنگ __________ مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ لاہور
صفحات __________ ۷۱۲
اشاعت __________ جمادی الاخرٰی ۱۴۱۹ھ / ستمبر ۱۹۹۸ء
مطبع __________
ناشر __________ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
قیمت __________

ملنے کے پتے

*مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
* مکتبہ تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
*مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی
*ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

تعالٰی علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ معاف کردے، گویا یہ کہے کہ اگرچہ تونے میرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو برا کہا مگر میں اس کی پروانہیں کرتا، میں نے کہا بے کہا کردیا، معترض ایسا کہتا تو اسے خود اپنے ایمان کے لالے پڑتے۔ زید کا حق عمرو، عمرو کا حق زید معاف نہیں کرسکتا، وہ بے ادب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حق میں گرفتار ہوا اسے زید وعمرو کیونکر معاف کردیں، درمختار میں ہے:

الکافر بسب نبی من الانبیاء لاتقبل توبته مطلقا ولوسب الله تعالٰی قبلت لانه حق الله تعالٰی والاول حق عبدلایزول بالتوبة ومن شك فی عذابه وکفره کفر [1]۔	جو کسی نبی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہوا اس کی توبہ کسی حال میں قبول نہیں، اور اگر اللہ تعالٰی کو گالی دی تو توبہ مقبول ہے کیونکہ یہ اللہ تعالٰی کا حق ہے، اور پہلا بندے کا حق ہے جو توبہ سے زائل نہیں ہوتا اور جس نے بھی اس کے عذاب وکفر میں شک کیا وہ کافر ہوجائے گا۔

انکارِ استمداد واستعانت اور وہ بھی خود حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے، اور وہ بھی اس ملعون خیال پر کہ مردہ ہیں، ان پر تو شخص مذکور اب بھی قائم ہے ایک لفظ "مردہ" کو اس کے معنی سے تبدیل کرتا ہے، یہ تمام عقائد وخیالات وہابیہ کے ہیں اور وہابیہ کی امامت ہرگز نہیں، اور ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے، فتح القدیر میں ہے:

روی محمد عن ابی حنیفة وابی یوسف رضی الله تعالٰی عنهم ان الصّلٰوة خلف اهل الاهواء لاتجوز [2] اھ وقد حققنا بما لامزید علیه فی النهی الاکید۔	امام محمد نے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رضی اللہ تعالٰی عنہم سے نقل کیا کہ اہل بدعت کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی، اس کی بے مثل تفصیل ہم نے اپنے رسالہ "النھی الاکید" میں کی ہے۔

جس مسلمان نے وہ کلمات سن کر اس کے پیچھے نماز سے احتراز کے لئے اپنے مکان کو مسجد کرکے اس میں جمعہ وجماعت شروع کردی اس کے لئے اللہ عزوجل کے یہاں اجر عظیم ہے ان شاء اللہ الکریم، واللہ تعالٰی اعلم۔

[1] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

[2] فتح القدیر باب الامامۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

مسئلہ ۵۴: از موضع گلمان پور ڈاکخانہ رام کولا ضلع سارن مرسلہ محمد اسحٰق صاحب ۳۰ شوال ۱۳۳۵ھ

ایک استفتاء جو حضور میں پیش ہے دیوبند گیا تھا فقط قرآن شریف کا حوالہ ہے وہ ہم لوگ دیہاتی نہیں سمجھ سکتے کہ جب آدمی مرتد ہوجائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، لہٰذا التماس حضور میں ہے کہ جواب سے پورے طور سے خلاصہ مطلع فرمائیں کہ کفارہ کیا ہے کس قدر ہونا چاہئے؟

الجواب:

کفارہ ان گناہوں میں رکھا گیا ہے جن کا معاوضہ اس سے ہوجائے اور جو گناہ حد سے گزرے ہوئے ہیں ان کے لئے کفارہ نہیں ہوتا مثلاً صحیح مقیم بلاعذر شرعی ماہ مبارک کا ادا روزہ جس کی نیت رات سے کی ہو دوا یا غذا یا جماع سے قصداً بلااکراہ توڑ دے تو اس کا کفارہ ہے اور سرے سے رکھے ہی نہیں کہ یہ جرم اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں، مگر توبہ اور اس روزے کی قضا، یونہی اگر معاذاللہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے کوئی مسلمان براہ خطا مارا جائے مثلاً شکار پر فائر کرے اور اس کے لگ جائے تو اس کا کفارہ ہے لیکن اگر **عیاذاً باللہ** قصداً قتل کرے کہ یہ جرم اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں مگر توبہ وقصاص، **معاذاللہ** مرتد ہونا سب سے بدتر جرم ہے اس کا کیا کفارہ ہوسکتا مگر توبہ واسلام، اور اگر توبہ نہ کرے اور اسلام نہ لائے تو دنیا میں سلطان اسلام کے یہاں اس کی سزا قتل ہے اور آخرت میں ابدالآباد کے لئے جہنم، **والعیاذ باللہ تعالٰی، واللہ تعالٰی اعلم۔**

آپ نے علمائے کرام حرمین شریفین کا مبارک فتوٰی حسام الحرمین شاید نہ دیکھا اب دیکھئے اور ضرور دیکھئے مطبع اہل سنت وجماعت بریلی سے ملتا ہے اس میں علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ دیوبندی عقیدے والے خود کافر مرتد ہیں پھر ان کو عالم جاننا اور ان سے فتوٰی پوچھنا کیونکر حلال ہوسکتا ہے احتیاط فرض ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۵۵: از پل قاضی مرسلہ مرسلہ منشی محمد عنایت رسول صاحب ۹ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

ایسے گروہ کے باب میں جو بظاہر مسلمان ہوکے اپنے خاندان کو خاندان رسالت پر فضیلت دینے حسب ونسب میں ہر طرح اپنے آپ کو نجیب گردانے اور کہے کہ دیکھو رسول اللہ کس نسل سے ہیں، حضرت ہاجرہ کون تھیں، حضرت سارہ کی کنیز تھیں کہ نہیں، اور تائید میں قول نصرانی مؤرخ کا پیش کرے اور بعض کو اولاد فاطمہ سے لونڈی بچا کہے اور ساداتِ زمانہ کو قابل تعظیم وتکریم نہ جانے، بلکہ ان کی توہین وتہجین وتذلیل اور ان پر سب وشتم اور ایذارسانی کو جائز ومباح سمجھے اور عامل ایسے شنائع اعمال کا ہو، مسلمانوں کے ایسے گروہ کے ساتھ کھانا پینا، مناکحت وموالات، انکی مجالس ومحافل میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

مسئلہ ۵۴ از موضع گلمان پور ڈاکخانہ رام کولا ضلع سارن مرسلہ محمد اسحٰق صاحب ۳۰ شوال ۱۳۳۵ھ

ایک استفتاء جو حضور میں پیش ہے دیوبند گیا تھا فقط قرآن شریف کا حوالہ ہے وہ ہم لوگ دیہاتی نہیں سمجھ سکتے" کہ جب آدمی مرتد ہو جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، لہٰذا التماس حضور میں ہے کہ جواب سے پورے طور سے خلاصہ مطلع فرمائیں کہ کفارہ کیا ہے کس قدر ہونا چاہئے؟

الجواب

کفارہ ان گناہوں میں رکھا گیا ہے جن کا معاوضہ اس سے ہو جائے اور جو گناہ حد سے گزرے ہوئے ہیں ان کے لئے کفارہ نہیں ہوتا، مثلاً صحیح مقیم بلا عذر شرعی ماہ مبارک کا ادا روزہ جس کی نیت رات سے کی ہو دوا یا غذا یا جماع سے قصداً بلا اکراہ توڑ دے تو اس کا کفارہ ہے اور سرے سے رکھے ہی نہیں کہ یہ جرم اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں، مگر توبہ اور اس روزے کی قضا، یونہی اگر معاذ اللہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے کوئی مسلمان براہِ خطا مارا جائے مثلاً شکار پر فائر کرے اور اس کے لگ جائے تو اس کا کفارہ ہے لیکن اگر عیاذاً باللہ قصداً قتل کرے کہ یہ جرمِ اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں مگر توبہ و قصاص، معاذ اللہ مرتد ہونا سب سے بدتر جرم ہے اس کا کیا کفارہ ہو سکتا مگر توبہ و اسلام اور اگر توبہ نہ کرے اور اسلام نہ لائے تو دنیا میں سلطانِ اسلام کے یہاں اس کی سزا قتل ہے اور آخرت میں ابد الآباد کے لئے جہنم، والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ اعلم۔

آپ نے علمائے کرام حرمین شریفین کا مبارک فتویٰ حسام الحرمین شاید نہ دیکھا اب دیکھئے اور ضرور دیکھئے مطبع اہل سنت و جماعت بریلی سے ملتا ہے اس میں علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ دیوبندی عقیدے والے خود کافر مرتد ہیں پھر ان کو عالم جاننا اور ان سے فتویٰ پوچھنا کیونکر حلال ہو سکتا ہے، احتیاط فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۵ از پل قاضی مرسلہ منشی محمد عنایت رسول صاحب ۹ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

ایسے گروہ کے باب میں جو بظاہر مسلمان ہو کے اپنے خاندان کو خاندانِ رسالت پر فضیلت دینے حسب و نسب میں ہر طرح اپنے آپ کو نجیب گردانے اور کہے کہ دیکھو رسول اللہ کس نسل سے ہیں، حضرت ہاجرہ کون تھیں، حضرت سارہ کی کنیز تھیں کہ نہیں، اور تائید میں قول نصرانی مورخ کا پیش کرے اور بعض کو اولادِ فاطمہ سے لونڈی بچہ کہے اور ساداتِ زمانہ کو قابلِ تعظیم و تکریم نہ جانے، بلکہ ان کی توہین و تہجین و تذلیل اور ان پر سب و شتم اور ایذا رسانی کو جائز و مباح سمجھے اور عامل ایسے شنائع اعمال کا ہو، مسلمانوں کے ایسے گروہ کے ساتھ کھانا پینا، مناکحت و موالات، ان کی مجالس و محافل میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا۔